تہذیب اور پروٹسٹنٹ ریفارمیشن

تہذیب جیسا کہ ہم جانتے ہیں یہ دوپہر سے چند منٹ پہلے شروع ہوئی، 31 اکتوبر 1517 ۔

واٹن برگ کے چھوٹے سے ایسٹ جرمن قصبے میں، ایک 34 سالہ اگسٹنین کاہن کیسل چرچ کی طرف چلا اور دروازے پر مباحثے کے لیے 95 الٰہیاتی اقوال کو کیلوں سے لٹکایا ہوا تھا۔ یہ مباحثہ جسے مارٹن لوتھر نے تقریباً 500 سال پہلے شروع کیا اس نے دُنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ جمہوریت، شہری حقوق اور آزادیاں، قوانین حکومت، مذہبی آزادی، اور فری مارکیٹ ان سب نے اپنی جڑوں کو ریفارمیشن میں پایا۔

مباحثے کے لیے موقع جرمنی میں پوپ کے نمائندوں کے فنڈ اکٹھا کرنے کے عمل کے وقت تھا۔ کیتھولک کاہن ہونے کے ناطے، لوتھر اس بارے متاسف تھا کہ پوپ کا نمائندہ اپنے پیرش والوں کو بتا رہا تھا کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی کو خرید سکتے ہیں۔ لوتھر جانتا تھا کہ صرف خدا ہی گناہوں کی معافی دے سکتا تھا، اور اس نجات کو پیسوں سے خریدا نہیں جا سکتا تھا۔ یہ خدا کی طرف سے مفت تحفہ تھا۔

پوپ لیو ایکس، روم میں ایک مہنگے کیتھیڈرل تعمیراتی پروگرام میں مصروف تھا، جس نے جرمنی میں ڈومینکن زاہد اور چرچ کا اختیار دیا تھا جس کا نام جوہن ٹیٹزل تھا کہ وہ نفس پروری کو فروخت کرے۔ نفس پروری ذاتی سرٹیفیکیٹ تھے جنہوں نے گناہوں کی معافی اور نجات کی ضمانت دینے کا وعدہ کیا تھا۔

ٹیٹزل نے خلاف فطرت دعووں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جس کے لیے پوپ نے اُسے اختیار دیا تھا۔ اُس نے منادی کی جس کسی نے بھی اُسے سُنا تھا: ''نفس پروری بہت بیش قیمت ہیں اور خدا کے بہت اچھے تحفے ہیں۔۔۔ آئیں اور میں آپ کو خط دونگا، جو بخوبی سربمہر ہونگے، جس نے یہاں تک کہ وہ گناہ جن کو سرزد کرنے کا آپ نے ارادہ کیا وہ بھی معاف ہونگے۔۔۔ لیکن اس سے بڑھ کر، نفس پروری کو محض مردوں کے لیے زندہ ہونے کے لیے کام میں نہیں لایا جائے گا۔۔۔ کاہن! نیک! تاجر! بیوی، جوان، کنواری! کیا آپ والدین اور دوسرے دوستوں کو نہیں سُنتے جو مر گئے ہیں، اور جو گہری کھائی سے چلاتے ہیں: 'ہم خطرناک اذیت کو برداشت کر رہے ہیں! تھوڑی سی خیرات ہمیں بچا لے گی تُم اسے دو، اور آپ کیساتھ ایسا نہیں ہوگا!'' کون ٹیٹزل کی خوش سلیقہ فریاد کو دونوں خودغرضی اور والدین کی محبت کی مزاحمت کر سکے گا؟

ٹیٹزل گناہوں کی معافی کے لیے مفت شیڈول رکھتا تھا

جادوٹونا، 2 طلائی سکے

کثرت ازدواج، 6 طلائی سکے ۔

قتل، 8 طلائی سکے ۔

متبرک چیز کی بے حُرمتی، 9 طلائی سکے ۔

جھوٹی قسم کھانا، 9 طلائی سکے ۔

دوسرے علاقوں میں نفس پروری کو بیچنے والے فرق فرق اُجرت وصول کرتے ہیں، اس کا انحصار لوگوں کی سادہ لوحی پر ہوتا ہے۔ سونے اور چاندی کو روم میں پوپ کے خزانے میں بھر دیا جاتا تھا۔

جب لوتھر نے نفس پروری کی بیچنے پر اعتراض کیا، اُس نے قیاس کیا کہ اُس کے ساتھ پوپ کی حمایت ہوگی: اُس نے خود کو متبرک قوت کی بدسلوکی پر حملہ کرنے کے طور پر دیکھا، نہ کہ چرچ کو۔ اُس نے خط لکھا کہ وہ ایک زاہد تھا اور ایک بہت سرگرم پاپائی سفیر جب میں نے اس مقصد کو شروع کیا۔۔۔ میں نے یقیناً یہ سوچا کہ اس معاملے میں مجھے پوپ کی حفاظت کرنے والا ہونا چاہیے، جس کے لیے بھروسے کو میں مضبوط طور پر سکھا۔۔۔'' لیکن جلد ہی اُس نے

فرق طرح سیکھا، جیسے کہ پوپ لیو ایکس نے اپنے فنڈ اکھٹا کرنے والوں کی حمایت کی اور اس برادری سے باہر لوتھر کو اپنے خاموش رہنے کے انکار کے لیے۔ جس کے لیے فنڈ اکھٹا کرنے کے طور پر بحث ہوئی وہ جلدی سے مزید ابتدائی اور سنجیدہ معاملے کی طرف مڑ گیا: کہ نجات کو کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟ لوتھر کا جواب کہ صرف مسیح کی راستبازی سے انسان نجات یافتہ بنتے ہیں اُسے اُن کے ساتھ مسیح پر ایمان کے وسیلہ منسوب کیا جاتا ہے جس نے متبرک اور سیاسی اختیار کے سارے قرونِ وسطیٰ کی ساخت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ لوتھر کی فریاد "کلام اور واضح سبب" کے لیے تھی، یہ چرچ کونسل کے بیانات نہیں تھے، نا ہی پوپس کے فرمانوں کے لیے تھے، اور نا ہی چرچ کی پیشوائی کے لیے تھے۔ جب تک کہ خیال یا مداوت کو کلام کے وسیلہ سکھایا نہ گیا ہو، لوتھر نے دلیل پیش کی، اس کے پاس کوئی اختیار نہیں اور یہ مخالفِ مسیحیت ہے۔

قدیم دُنیا، قرونِ وسطیٰ کی دُنیا، ایسی دُنیا تھی جسے زور آور شخصی کلیسیا اور ریاست کے درمیان رشتہ قائم کرنے کے ساتھ کنٹرول کیا گیا تھا۔ یہ سراسر بگڑا ہوا انتظام تھا، سرتاپا خراب تھا۔ 1510 میں لوتھر نے قدیم دُنیا کے مرکز کی طرف سفر کیا، روم کے شہر کی جانب، جہاں اُس نے اخلاقی پاپائی دولتمندی اور فراوانی کی گواہی دی۔ کلیسیا کے زوال کے باوجود، لوتھر کی مرکزی فکر نہ تو مادہ پرستی تھی نا ہی بدفعلی تھی، بلکہ نجات پر ہونے والی کلیسیائی تعلیم تھی۔ یہ وہ تعلیم تھی جو نا صرف پاپائی خزانے کو بھر رہی تھی، بلکہ روحوں کو جہنم بھیج رہی تھی۔ مرکزی انسانی سوال یہ ہے کہ: کیسے گناہگار لوگ پاک اور زندہ خدا کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ یہ سوال لوتھر کے لیے قیاس کیا جانا والا ذاتی معاملہ بن گیا: کیسے میں، مارٹن لوتھر، ایک گناہگار اور بدبخت انسان خدا کے ساتھ کھڑا ہو سکتا اور زندہ رہ سکتا ہوں؟ رومن کیتھولک کلیسیا نے اِس کا قانونی جواب دیا کہ خدا ناگزیر راستبازیہ کو ایماندار کے دلوں میں انڈیلتا ہے جس نے لوتھر کو تکلیف پہنچائی۔ نظریہ (تھیوری) میں، کلیسیائی جواب کا مطلب ذاتی راستبازی ہے۔ عملی طور پر اس کا مطلب اعمال ہیں۔ ساری مسیحیت میں کوئی بھی زاہد لوتھر کی نسبت نجات کی تلاش کرنے میں اتنا جوشیلا نہیں تھا، اب وہ اپنے اندر تقاضا کردہ راستبازی کو نہیں پا سکتا تھا۔ اُس کی تمام دعائیں، پاک ماسیں تو یہ، روزہ اور نیک اعمال خدا کی حمایت کے لیے کوئی خوبی نہ تھے۔ لوتھر ایک کھوئی ہوئی روح تھا، اور وہ یہ جانتا تھا۔

پھر، بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے، لوتھر نے ایک خیال کو دریافت کیا لوگ ساکرامنٹس اور نیک اعمال کے وسیلہ نجات یافتہ نہیں بنتے ہیں، بلکہ محض ایمان کے وسیلہ: "راستباز ایمان کے وسیلہ زندہ رہیں گے۔" اُس نے پولس رسول کے خطوط پڑھے جو اُس نے رومیوں اور گلتیوں کی کلیسیاوں کے نام لکھے تھے، جہاں پولس نے سکھایا کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان سے راستباز بنتا ہے۔" اب لوتھر سمجھ گیا تھا کہ خدا نے کیسے اپنے لوگوں کے لیے نجات مہیا کیا، اور اُس کی اس سمجھ نے دُنیا کو ہمیشہ کے لیے تبدیل کر کے رکھ دیا۔

مذہبی داخلیت اور جماؤ۔

ہزاروں سالوں کے لیے، اندرونی فضل کے طور پر جو خدا کے وسیلہ گناہگار کے بے گناہ ہونے کی موضوعی، خارجی، قانونی بیان کے طور پر چرچ کی راستبازی کی تعلیم ہے، لوگوں کو فضل کے لیے اپنے اندر جھانکنا تھا جس کا معیار نجات تھا۔

بہت دیندار کو خانقاہوں اور کانونٹس میں اپنی اندرونی زندگیوں میں اپنی نجات کو تلاش کرنے کے لیے غور و خوص کرنا تھا۔ کچھ ستونوں پر بیٹھ گئے، کچھ نے اپنے بدن کو مار کر خون آلودہ کر لیا، اور کچھ نے اپنے آپ کو "مقدس" مقامات کی زیارت کرنے والے بنا لیا۔ چرچ انجیل کے پیغام کو کھو چکا تھا، کہ لوگ راستبازی، مسیح کی راستبازی کے وسیلہ نجات یافتہ بنتے ہیں یہ مکمل طور پر اُن سے باہر تھا۔ اُس کی کامل زندگی، بے گناہ اور قائم مقام موت، اور بہادری سے جی اُٹھنے سے، مسیح نے اُن سب کی خاطر جو اُس پر ایمان رکھتے تھے خدا کے قانون کے تقاضے کو پورا کیا۔ یہ مسیح کے لیے کہ کوئی ایک نجات کی تلاش کرے، لوتھر نے کہا، اور یہ کسی کے اندر نہیں ہے۔ قرونِ وسطیٰ کی کلیسیا کی مذہبی داخلیت اعتراض کرنے والے ممالک سے خارج کر دی گئی، وہ طاقت جسے شدید طور پر نجات کی تلاش کرنے اور حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا بیرونی ہونے میں تبدیل ہو گئی، اور نتائج، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور مذہبی جماؤ ختم ہو گیا۔

تمام ایمانداروں اور جمہوریت کے لیے کہانت

لوتھر نے یہ بھی محسوس کیا کہ چرچ کا ساکرامنٹ کا نظام جس کے وسیلہ چرچ کچھ لوگوں کو بچانے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسروں کو جہنم واصل کرتا ہے یہ کلام کے اُلٹ ہے۔ ہر ایماندار ایک کاہن ہے، اور اُسے مسیح یسوع سے بڑھ کر کسی کی ضرورت نہیں جو اُس کے اور خدا کے درمیان کھڑا ہے۔ پوپ، بشپس اور کاہنوں نے روحوں کی آسمان کی طرف راہنمائی کرنے کی بجائے اُن کے رستے کو روکا۔

مسیح کی موت اور جی اُٹھنا تمام ایمانداروں کے لیے خدا تک مفت رسائی کی ضمانت ہے۔ واجبیت محض صرف اعتقاد کے وسیلہ آتی ہے، بپتسمہ کے وسیلہ نہیں، نا ہی پاک ماس سے، نہ ہی کسی دوسرے ساکرامنٹ سے، اور یقیناً نہ ہی نیک اعمال سے۔ لوتھر نے تمام ایمانداروں کے لیے کہانت کے نظریہ کو جوڑا، اور یہ جدید سیاسی جمہوریت کی بنیاد دہنا، جس سے خدا اور قانون کے سامنے تمام انسان کے لیے مساوات شامل ہے۔ متبرک شاہی کہانت اور خاص حکومت تمام ایمانداروں کی کہانی کی تعلیم کے ساتھ تباہ ہوگئی، اور اُن کے ساتھ سول شاہی پن اور خاص حکومت کے لیے الہیات میں سے گزرا۔

اکیلی بائبل اور قوانین

لوتھر کی سچائی کے لیے محبت نے اُس کو کھینچ لیا۔ پوپ نے نفس پروری کے بارے اُس کی تعلیم کو غلطی والا ٹھہریا اور اسی لیے پوپ بے خطا نہیں تھا۔ درحقیقت، پوپ اور کلیسیائی کونسلز نے صدیوں سے بہت سی غلطیاں کی تھیں، اُن پر بھروسہ نہیں کیا جاتا تھا، خاص کر کسی ایسی چیز کے لیے، جو کہ بہت اہم ہے جیسے کسی روح کی نجات کے طور پر۔ لوتھر نے لکھا: ''میں پوپ اور کونسلز پر بھروسہ نہیں رکھتا، اگرچہ ان کی جان پہچان اچھی ہے اور اُنہوں نے اکثر اپنی تردید کی اور غلطیاں کیں۔'' صرف ایک ہی قابل بھروسہ چیز خدا کا کلام، بائبل تھی۔

متبرک اختیار کی ساخت سولہ سکرپچر، اکیلی بائبل کے پروٹسٹنٹ نظریے کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مسیحی شخص بائبل کے ساتھ کسی بھی پوپ یا کونسل یا روایت کے بغیر فضیلت رکھتا تھا۔ لوتھر نے بائبل کا ترجمہ یونانی اور عبرانی سے جرمن میں کیا تا کہ لوگ اسے اپنی زبان میں رکھ سکیں اور کسی متبرک حکمران کلاس کے ماتحت نہ ہوں۔ بائبل کا عام زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے، لوتھر نے جرمن کے لوگوں کو متبرک ٹوٹلٹرین ازم سے آزاد کرایا۔ بائبل چرچ کا لکھا ہوا قانون تھا، جسے اب لوگ اپنے لیے پڑھ سکتے تھے۔ مغربی سیاسی خیال کے لیے اُس کا دوسرا بڑا حصہ لکھا ہوا قانون، بائبل، اور حد بندی کی ہوئی طاقت اور چرچ کے راہنماؤں (اور بعد ازاں سیاسی راہنماؤں) کا اختیار تھا۔ یہاں سولہ سکرپچر اور قانون کے امریکی خیال کے درمیان براہِ راست تعلق ہے، یہ کسی شخص یا لوگوں کے کسی گروہ کے ساتھ نہیں ہے، جیسا کہ ملک کا کوئی بڑا قانون ہوتا ہے۔

مسیحی ایمان اور مذہبی آزادی

لوتھر نے دلیل پیش کی کہ مسیحی من مانی کرنے والے کنٹرول سے آزاد تھے خواہ یہ چرچ کا ہو یا کسی ریاست کا۔ خدا اکیلا ہی ضمیر (ایمان) کا مالک ہے۔ اُس نے لکھا، ''یہ خدا کے کلام کے ساتھ ہے کہ ہمیں لڑائی کرنی ہے، کلام کے ساتھ ہمیں اُسے زیروزبر کرنا اور تباہ کرنا جسے تشدد کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہو۔ میں تو ہمات اور غیر یقین ہونے کے خلاف زبردستی کا استعمال نہیں کرونگا۔۔۔ کوئی بھی مجبور نہ ہوگا۔ آزادی ایمان کا جوہر ہے۔۔۔ میں منادی کرونگا، بات چیت کرونگا اور لکھوں گا، لیکن میں کسی کو مجبور نہیں کرونگا، کیونکہ ایمان ایک خوشی سے کیا جانے والا عمل ہے۔۔۔ میں پوپ، نفس پروری اور پاپائی کاموں کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا، لیکن تشدد اور ہنگامہ آرائی کے بغیر۔ میں نے خدا کے کلام کو آگے رکھا، میں نے منادی کی اور لکھا، یہی سب کچھ تھا جو میں نے کیا۔ صرف کلام نے یہ سب کچھ کیا۔ اگر میں زبردستی کرنے کی خواہش کرتا، پھر سارے جرمنی کو شاید خون کے طوفان کے ساتھ آلودہ ہونا تھا۔''

مذہبی آزادی، ضمیر کی آزادی، ایسا خیال ہے جسے لوتھر نے ایمان کے بارے بائبل کی تعلیم سے اخذ کیا: ایمان رکھنا خدا کی بخشش ہے، یہ انسان کی آزاد مرضی کا کام نہیں ہے۔ لوگ اُس وقت تک انجیل پر اعتقاد نہیں رکھ سکتے جب تک کہ خدا اُنہیں ایسا کرنے کا سبب پیدا نہ کرے۔ لوتھر نے لکھا: ''خدا کے کلام کو اکیلے

کام کے لیے اجازت دینی چاہیے، ہمارے کام ارد اخلت کے بغیر۔ کیوں؟ کیونکہ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ میں لوگوں کے دلوں کے اسلوب بیان کوشکل دوں جیسے ایک کمہارمٹی کو موڑتا ہے۔۔۔ میں اُن کے کانوں، اُن کے دلوں سے بڑھ کر کچھ حاصل نہیں کرسکتا جن تک میں پہنچ نہیں سکتا۔ اور جبکہ میں اُن کے دلوں میں ایمان کو انڈیل نہیں سکتا، میں ایسا نہیں کرسکتا، نہ ہی مجھے یہ زبردستی کرنا چاہیے، کہ وہ ایمان رکھے۔ یہ اکیلے خدا کا کام ہے، جو دل میں ایمان کو رکھنے کا سبب بنتا ہے۔۔۔ ہمیں کلام کی منادی کرنی چاہیے، لیکن نتائج کو خدا کے نیک ارادہ پر چھوڑ دینا چاہیے۔'' ایمان کی بائبلی تعلیم کو خدا کے کامل تحفے کے طور پر جوڑتے ہوئے، لوتھر مذہبی آزادی کے لیے کیتھولک تحقیقات اور تجویز کردہ الہیاتی حاقل کی جڑوں کو کاٹتا ہے۔

قانون اور اقتصادیات میں ریفارمیشن (اصلاح)

جمہوریت، قانون (ذاتیت) اور مذہبی آزادی ریفارمیشن کے محض سماجی نتائج نہیں ہیں۔ یہ ارتقاء کا آغاز تھے جس میں تقریباً پانچ صدیاں گذر جانے کے بعد زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے الجھاو تھے۔

ہیرلڈ برمان آف اموری یونیورسٹی نے نشاندہی کی کہ'' سولہویں صدی سے مغرب میں قانون کی تجدید کی کنجی کسی انفرادی قوت کے پروٹسٹنٹ تصور پر تھی ،خدا کے فضل کے وسیلہ ،فطرت کو تبدیل کرنے اور اور اُس کی مرضی کی مشق کے وسیلہ نئے سماجی تعلق کو پیدا کرنے کے لیے تھا۔ کسی انفرادی شخص کا پروٹسٹنٹ تصور جائیداد اور عہدوپیماں کے جدید قانون کی ترقی کا مرکز بنا۔۔۔'' یہ لوتھر کے نظریہ کے ساتھ کہ سارا ہلاوہ، ساری مزدوری، ناصرف زاہدوں اور گوشہ نشین عورتوں کے لیے، جسے خدا کے جلال کے لیے کیا جا سکتا تھا، اِس نے فری مارکیٹ کی معیشت کی ترقی کی طرف راہنمائی کی۔ آزاد معاشرہ اور فری مارکیٹ ریفارمیشن کے مذہبی نظریات کا سیاسی اور معاشی اسلوب بیان تھا۔ سرمایہ کاری ایک اقتصادی مشق تھی جس کی تھیوری مسیحیت تھی۔

لوتھر کے بہت ہی ذہین پیروکاروں میں سے ایک، جان کیلون نے ریفارمین کی الہیات کو کسی نظام یا اصول کے تحت ترتیب دیا۔ سترھویں صدی کے کیلونسٹس نے دونوں انگلش اور امریکن شہری حقوق اور آزادی کی بنیادیں ڈالیں: بولنے، پریس اور مذہب کی آزادی، خود الزام تراشی کے خلاف استحقاق کی آزادی، جماعتِ منصف کی آزادی، اور حکم نامے کے حق کی آزادی، حق کو بغیر کسی وجہ کے قید میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ انیسویں صدی میں جرمن تاریخ دان لیوپولڈ ون ہنکی ''امریکہ کے حقیقی بانی'' کے طور پر کیلون کا حوالہ دیا۔

جرمن ماہر عمرانیات میکس ویبر نے 1905 میں ایک کتاب لکھی جس کا عنوان پروٹسٹنٹ اخلاقیات اور سرمایہ داری کی روح تھی جس میں اُس نے ثابت کیا کہ سرمایہ داری تاریخی طور پر پروٹسٹنٹ ممالک میں ابھر کر سامنے آئی کیونکہ اُنہوں نے اُن کی خوبیوں کو ذہن نشین کرلیا تھا جو سرمایہ داری کی ترقی کی طرف رہنمائی کرتی تھیں: سخت محنت، وفاداری، کفایت شعاری، نفع، وقت کی پابندی۔ یہ خوبیاں، بُلائے جانے، رعیت کو ختم کرنے اور فری سیاسی اور معاشی ترتیب کو قائم کرنے کے ساتھ تھا۔ بائبل کی الہیات اور قدریں، جن کو سولہویں صدی میں پروٹسٹنٹ ریفارمز کی جانب سے دوبارہ معلوم کیا گیا، یہ بنیادی نظریات تھے جنہیں ہم مغربی تہذیب کے طور پر جانتے ہیں۔

یہ سب چیزیں

لوتھر کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ وہ کوئی نئی تہذیب بنائے، اُس کا ارادہ یسوع مسیح میں خدا کی راستبازی کو مشتہر کرنا تھا۔ اُس کی زندگی کو زمینی شہر بنانے کی بجائے مزید اہم سرگرمی کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ مغربی تہذیب بائبل کے لیے اپنے وفاداری کی پیداوار کے اعتبار سے غیر ارادی تھا۔ ریفارمیشن نے سب سے پہلے خدا کی بادشاہی کو رکھا، نہ کہ کسی انسان کی بادشاہی یا کسی چرچ کی بادشاہی کو۔ نتائج بالکل وہی تھے جیسے مسیح نے کہا تھا کہ ہونے چاہییں۔

''اِس لیے میں تُم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُنکو کھلاتا ہے۔

کیا تُم اُن سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ ۔ ۔ ۔ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور دے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں۔ تو بھی مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ سلیمان بھی باوجود اپنی ساری شان وشوکت کے اُن میں سے کسی کی مانند ملبّس نہ تھا پس خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہنناتا ہے تو اے کم اعتقادو تُم کو کیوں نہ پہنائے گا؟ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہیں۔ اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُم ان سب چیزوں کے محتاج ہو۔

''بلکہ تُم اُس کی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گیں۔'' (متی 6)۔

ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا۔ خدا کی راستبازی جسے گناہگاروں کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے صرف یہی ابدی نجات اور زمینی تہذیب کی بنیاد ہے۔ ریفارمز نے سب سے پہلے خدا کی بادشاہی کی تلاش کی، اور یہ سب چیزیں جنہیں ہم مغربی تہذیب کہتے ہیں اُن میں اور ہمارے لیے بڑھتی گئیں۔

تہذیب اور پروٹسٹنٹ ریفارمیشن ٹرینٹی فاؤنڈیشن پبلیکیشن ہے۔ مسیحیت اور ریفارمیشن کے بارے مزید معلومات کے لیے، برائے مہربانی اس پتہ پر لکھیے۔

دی ٹرینٹی فاؤنڈیشن، پوسٹ آفس بکس 68، یونیکوٹینسی 37692۔

کاپی رائٹس 1994، جان ڈبلیو، روبنز۔